مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو میک اپ کرنا کیسا؟

ریفرنس نمبر: SAR-7662

تاریخ: 23.12.2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بیوٹی پارلر میں غیر محرم مرد کا عورت کو اور عورت کا غیر محرم مرد کو تیار کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

غیر محرم یعنی اجنبی مرد و عورت کا ایک دوسرے کو تیار کرنا، میک اَپ کرنا، سخت ناجائز و گناہ اور حرام ہے۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ اجنبی مرد و عورت کا ایک دوسرے کے میک اَپ کرنے میں حد درجہ کی بد نگاہی و بے پردگی کرنا، کروانا اور بلاضرورت ایک دوسرے کے بدن کو چھونا پایا جاتا ہے اور یہ بات ہر مسلمان جانتا ہے کہ شرم و حیا اسلام کی بنیادی تعلیم اور دین کا مرکزی شعبہ ہے، رسول پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "الحیاء من الایمان" یعنی حیا ایمان سے ہے اور قرآن و حدیث میں واضح طور پر بد نگاہی اور بے پردگی سے منع کیا گیا ہے، اِسی وجہ سے حکمِ شریعت یہ ہے کہ مرد، بلاضرورتِ شرعیہ غیر محرم عورت کے چہرے کو نہ دیکھ سکتا ہے، نہ چھو سکتا ہے اور عورت کا سر کے بال، گلے، گردن، کلائی وغیرہ کا کوئی حصہ غیر محرم کے سامنے ظاہر کرنا یا ایسا باریک لباس پہن کر غیر محرم کے سامنے آنا، جس سے اِن اعضا کا کوئی حصہ چمکے، یہ حرام ہے۔

اللہ پاک نے مَردوں اور عورتوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ ﴾ ترجمہ کنزُالعرفان: "مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے، بیشک اللہ ان کے کاموں سے خبردار ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنی زینت نہ دکھائیں مگر جتنا (بدن کا حصہ) خود ہی ظاہر ہے اور وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں۔"

(پارہ 18، سورۃ النور، آیت 30،31)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت امام ابو البرکات عبد اللہ بن احمد نَسَفِی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:710ھ/1310ء) لکھتے ہیں: ”الزينة ما تزينت به المرأة من حلي أو كحل أو خضاب والمعنى ولا يظهرن مواضع الزينة إذ إظهار عين الزينة وهى الحلى ونحوه مباح فالمراد بها مواضعها أو إظهارها وهي فى مواضعها لاظهار مواضعها لاظهار أعيانها ومواضعها الرأس والأذن والعنق والصدور والعضدان والذراع والساق ... إلا ماجرت العادة والجبلة على ظهوره وهو الوجه والكفان والقدمان ففي سترها حرج بين“ ترجمہ: زینت سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کے ذریعے عورت سجتی سنورتی ہے، جیسے زیور، سرمہ اور (جائز) کلر وغیرہ اور چونکہ محض زینت کا سامان دکھانا مباح ہے، اس لیے آیت کا معنی یہ ہے کہ مسلمان عورتیں اپنے بدن کے وہ اعضا ظاہر نہ کریں جہاں زینت کرتی ہیں، جیسے سر، کان، گردن، سینہ، بازو، کہنیاں اور پنڈلیاں، البتہ بدن کے وہ اعضا جو عام طور پر ظاہر ہوتے ہیں، جیسے چہرہ، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں، انہیں چھپانے میں چونکہ مشقت واضح ہے، اِس لیے ان اعضا کو ظاہر کرنے میں حرج نہیں۔ (لیکن فی زمانہ چہرہ بھی چھپانا بھی ضروری ہے۔)

(تفسیر نسفی، سورۃ النور، آیت 31، جلد 2، صفحہ 500، مطبوعہ دار الکلم الطیب، بیروت)

اور بے پردگی سے منع کرتے ہوئے اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: ”اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی۔“ **(پارہ 22، سورۃ الاحزاب، آیت 33)**

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: ” (ایک قول یہ ہے کہ) اگلی جاہلیت سے مراد اسلام سے پہلے کا زمانہ ہے، اس زمانے میں عورتیں اتراتی ہوئی نکلتی اور اپنی زینت اور محاسن کا اظہار کرتی تھیں، تاکہ غیر مرد اِنہیں دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضا اچھی طرح نہ ڈھکیں۔“

(تفسیر صراط الجنان، جلد 8، صفحہ 21، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

شرعی پردہ نہ کرنے والی عورتوں کے بارے میں رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”صنفان من اهل النار لم ارهما: ... نساء كاسيات، عاريات، مميلات، مائلات، رءوسهن كاسنمة البخت المائلة، لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وان ريحها ليوجد من مسيرة كذا وكذا“ ترجمہ: دوزخیوں کی دو جماعتیں ایسی ہیں، جنہیں میں نے (اپنے زمانے میں) نہیں دیکھا۔ (میرے بعد والے زمانے میں ہوں گی، ایک جماعت) ایسی عورتیں ہوں گی، جو بظاہر کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی، لیکن حقیقت میں بے لباس اور ننگی ہوں گی، بے حیائی کی طرف دوسروں کو مائل کرنے اور خود مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر ایسے ہوں گے، جیسے بختی اونٹوں کی ڈھلکی ہوئی کوہانیں ہوں، یہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو سونگھیں گی، حالانکہ جنت کی

خوشبو اتنی اتنی مسافت سے محسوس کی جائے گی۔

(صحیح المسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النساء الکاسیات۔۔الخ، جلد2، صفحہ213، مطبوعہ لاہور)

مذکورہ بالا حدیثِ پاک کے تحت علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1014ھ/1605ء) **لکھتے ہیں:**" یسترن بعض بدنهن ویکشفن بعضه اظهارا لجمالهن وابرازا لکمالهن وقیل: یلبسن ثوبا رقیقا یصف بدنهن وان کن کاسیات للثیاب عاریات فی الحقیقة "ترجمہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے حسن وجمال اور بدن کے کمال کو ظاہر کرنے کی غرض سے کچھ بدن چھپا کر رکھیں گی اور کچھ بدن کھول کر اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ باریک کپڑے پہنیں گی، جس سے ان کا بدن جھلکے گا، اگرچہ یہ عورتیں بظاہر کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی، لیکن حقیقت میں بے لباس اور ننگی ہوں گی۔ **(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد7، صفحہ77، مطبوعہ کوئٹہ)**

عورت کا بدن چھپانے کی چیز ہے، چنانچہ جامع ترمذی میں ہے:" عن عبد الله، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: المرأة عورة "ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عورت (تمام کی تمام) چھپانے کی چیز ہے۔

(جامع الترمذی، ابواب الرضاع، باب ماجاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات، جلد1، صفحہ351، مطبوعہ لاہور)

مردوں کو اجنبی عورتوں کے پاس جانے کی ممانعت کے متعلق حدیث پاک میں ہے:" عن عقبة بن عامر، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اياكم والدخول على النساء "ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اجنبی عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔

(شعب الایمان، تحریم الفروج، جلد7، صفحہ309، مکتبۃ الرشد، الریاض)

اجنبیہ عورت کے بدن کو چھونے کی ممانعت کے متعلق حدیثِ پاک میں ہے:" عن معقل بن يسار رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لأن يطعن في رأس أحد كم بمخيط من حديد خير له من أن يمسّ امرأة لا تحلّ له "ترجمہ: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی گھونپ دی جائے، تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں۔ **(المعجم الکبیر، ابو العلاء یزید بن عبد اللہ، جلد20، صفحہ211، مطبوعہ القاھرہ)**

ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:587ھ/1191ء) **لکھتے ہیں:**"أن حرمة مس عورة الغير فوق حرمة النظر، فتحريم النظر يدل على تحريم المس بطريق الأولى "ترجمہ: اجنبیہ عورت کو چھونے کی حرمت دیکھنے کی حرمت سے زیادہ سخت ہے، تو اجنبیہ کو دیکھنا یہ چھونے کی حرمت پر بطریقِ اولیٰ دلالت کرتا ہے۔

(بدائع الصنائع، جلد2، کتاب الصلاۃ، فصل فی کیفیۃ الغسل، صفحہ309، مطبوعہ کوئٹہ)

مرد کے اجنبیہ عورت کو دیکھنے کے **متعلق** علامہ برہان الدین مَرْغِینانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 593ھ/1196ء) لکھتے ہیں: "ولا یجوز ان ینظر الرجل الی الاجنبیۃ" ترجمہ: مرد کا اجنبی عورت کی طرف دیکھنا جائز نہیں ہے۔

(الھدایہ، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الوطء والنظر والمس، جلد4، صفحہ368، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "بے پردہ بایں معنی کہ جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے، ان میں سے کچھ کھلا ہو، جیسے سر کے بالوں کا کچھ حصہ یا گلے یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی جز، تو اس طور پر تو عورت کو غیر محرم کے سامنے جانا مطلقاً حرام ہے، خواہ وہ پیر ہو یا عالم یا عامی جوان ہو، یا بوڑھا۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد22، صفحہ239، 240، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ایک اور مقام پر امامِ اہلِ سنّت رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "لڑکیوں کا، اجنبی نوجوان لڑکوں کے سامنے بے پردہ رہنا بھی حرام۔" (ملخصاً از فتاویٰ رضویہ، جلد23، صفحہ690، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

فی زمانہ عورت کا اجنبی مرد کے سامنے اپنا چہرہ چھپانا واجب ہونے کے **متعلق** حاشیہ ارشاد الساری میں النھایۃ فی شرح الھدایۃ کے حوالہ سے ہے: "سدل الشیئ علی وجھھا واجب علیھا، دلت المسئلۃ علی ان المرأۃ منھیۃ عن اظھار وجھھا للاجانب بلاضرورۃ ترجمہ: عورت کا اپنے چہرے پر کپڑا اڈالنا واجب ہے، یہ مسئلہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عورت کو بلاضرورت اجنبی لوگوں کے سامنے اپنا چہرہ کھولنا منع ہے۔

(حاشیۃ ارشاد الساری الی مناسک الملا علی القاری، فصل فی احرام المرأۃ، صفحہ162، مطبوعہ مکہ)

یونہی تنویر الابصار و درمختار میں ہے: "تمنع المراۃ الشابۃ من کشف الوجہ بین رجال لخوف الفتنۃ" ملتقطاً ترجمہ: فتنہ کے خوف کی وجہ سے جوان عورت کا مَردوں کے سامنے چہرہ کھولنا منع ہے۔

(تنویر الابصار ودر مختار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی ستر العورۃ، جلد2، صفحہ97، مطبوعہ کوئٹہ)

سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "اسی طرح رفتہ رفتہ حاملان شریعت و حکمائے امت نے حکمِ حجاب دیا اور چہرہ چھپانا کہ صدرِ اول میں واجب نہ تھا واجب کر دیا۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد14، صفحہ551، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

18جمادی الاولیٰ 1443ھ/23دسمبر 2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج darululiftaahlesunnat/ اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے